سوال

(37) عبداللہ بن سبا کون تھا؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض لوگ عبداللہ بن سبا یہودی کے وجود کا انکار کرتے ہیں۔ آپ سے گزارش ہے کہ اس سوال کا مفصل جواب بیان فرمائیں تاکہ اصل حقیقت واضح ہوجائے۔ (خالد بن علی گوہر دالیو، ملخصاً)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عبداللہ بن سبا یہودی کا وجود ایک حقیقت ہے جس کا ثبوت صحیح بلکہ متواتر روایات سے ثابت ہے مثلاً:

1۔ امام احمد بن زہیر بن حرب عرف ابن ابی خیثمہ فرماتے ہیں:

"حدثنا عمرو بن مرزوق قال حدثنا شعبة عن سلمة بن کہیل عن زید بن وہب قال قال علی: مالی ولہذا الخبیث الأسود، ثم قال: معاذ اللہ أن أضمر... یعنی عبد اللہ ابن سبأ، وکان یقع فی أبی بکر و عمر"

"سیدنا علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا: اس کالے خبیث یعنی عبداللہ بن سبا کا میرے ساتھ کیا تعلق ہے؟ اور وہ (ابن سبا) ابوبکر اور عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو بُرا کہتا تھا۔ (التاریخ الکبیر لابن ابی خیثمہ ص580ح1398، وسندہ صحیح)

2۔ حجیہ الکندی سے روایت ہے کہ (سیدنا) علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منبر پر فرمایا: یہ کالا ابن السوداء اللہ اور رسول پر جھوٹ بولتا ہے۔ الخ (الجزء الثالث والعشرون من حدیث ابی الطاہر محمد بن احمد بن عبداللہ بن نصر الذہلی: 157 وسندہ حسن، تاریخ ابن ابی خیثمہ: 1398، تاریخ دمشق 31/6)

ابن سوداء سے مراد ابن سبا ہے۔

3۔ عبید اللہ بن عتبہ (بن مسعود) رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"إنی لست بسبائی ولا حروري"

میں نہ توسبائی (عبداللہ بن سباوالایعنی شیعہ) ہوں اورنہ حروری (خارجی) ہوں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج11ص300،299ح31227،دوسرانسخہ ح31761وسندہ صحیح)

4۔امام یزید بن زریع رحمۃ اللہ علیہ (متوفی192ھ) نے فرمایا:

"حدثنا الکلبی-وکان سبائیا"

ہمیں (محمد بن السائب) الکلبی نے حدیث بیان کی اور وہ سبائی (یعنی عبداللہ بن سبا کی پارٹی میں سے) تھا۔(الکامل لابن عدی ج 6 ص 2128 وسندہ صحیح ،دوسرا نسخہ ج 7ص275)

5۔محمد بن السائب الکلبی نے کہا: "انا سبائی"میں سبائی ہوں۔

(الضعفاء للعقیلی 4/77 وسندہ صحیح ،المجروحین لابن حبان 2/253وسندہ صحیح)

لفظ سبائی کی تشریح میں امام ابوجعفر العقیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"ہم صنف من الرافضۃ اصحاب عبد اللّٰہ بن سبا"

یہ رافضیوں کی ایک قسم ہے، یہ عبداللہ بن سبا کے پیروکارہیں۔(الضعفاء الکبیر 4/77)

6۔امام عامر بن شراحیل الشعبی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی104ھ) نے فرمایا:

"فلم أر قوما أحمق من ہذہ السبئیۃ"

میں نے ان سبائیوں سے زیادہ احمق کوئی قوم نہیں دیکھی(الکامل لابن عدی 6/2128وسندہ صحیح،دوسرانسخہ ج7ص275)

7۔امام ابن شہاب الزہری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ثقہ راوی عبداللہ بن محمد بن علی بن ابی طالب کے بارے میں فرمایا:

"وکان عبد اللہ یتبع السبئیۃ"

"اورعبداللہ سبائیوں کے پیچھے چلتے تھے۔(التاریخ الکبیر للبخاری 5/187،وسندہ صحیح)

سبائیوں سے مرادرافضیوں (شیعوں) کی ایک قسم ہے۔(تہذیب الکمال ج10ص513)

8۔حافظ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"أن الکلبی سبئیاً من أصحاب عبد اللہ بن سبأ "

اور کلبی سبائی تھا،وہ عبداللہ بن سبا کے پیروکاروں میں سے تھا۔۔۔(المجروحین 2/253)

9۔ ابراہیم بن یعقوب الجوزجانی نے کہا :

"أن السبئية غلت فی الکفر فزعمت أن علياً إلهاً حتی حرقھم بالنار"

پھر سبائی ہیں، جب انھوں نے کفر میں غلو کیا تو یہ دعویٰ کیا کہ علی اُن کے الٰہ (معبود) ہیں حتیٰ کہ انھوں (علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے ان لوگوں کو جلادیا۔ (احوال الرجال ص 37)

10۔ امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اعمش کے شاگرد ابو سلمان یزید نامی راوی کے بارے میں فرمایا: "وھو سبائی" اور وہ سبائی ہے۔ (تاریخ ابن معین، روایۃ الدوری: 2870)

ان کے علاوہ اور بھی کئی حوالے ہیں جن سے عبداللہ بن سبا یہودی کے وجود کا ثبوت ملتا ہے۔ اہلسنت کی اسماء الرجال کی کتابوں میں بھی ابن سبا کا تذکرہ موجود ہے۔

مثلاً دیکھئے تاریخ دمشق لابن عساکر (31/3) میزان الاعتدال (2/426) لسان المیزان (3/289، دوسرا نسخہ 4/22) وغیرہ۔

فرقوں پر جو کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں بھی عبداللہ بن سبا اور سبائیوں کا ذکر موجود ہے۔ مثلاً دیکھئے ابو الحسن الاشعری کی کتاب "مقالات الاسلامیین" (ص86)

الملل والنحل للشہرستانی (ج2ص11) اوزاالفصل فی الملل والاھواء والنحل (4/180) وغیرہ۔

حافظ ابن حزم اندلسی لکھتے ہیں :

"وقالت السبأية أصحاب عبدالله بن سبأ الحميري اليهودي مثل ذلک فی علی ابن أبي طالب - رضی اللہ عنہ"

اور سبائیوں : عبداللہ بن سبا حمیری یہودی کے پیروکاروں نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں اسی طرح کی باتیں کہی ہیں۔ (الفصل فی الملل 4/180)

ابو الحسن الاشعری فرماتے ہیں :

"والصنف الرابع عشر من أصناف الغالية، وهم السبئية، أصحاب عبدالله بن سبأ، يزعمون أن عليًا لم يمت، وأنه يرجع إلى الدنيا قبل يوم القيامة"

"غالیوں میں سے چودھویں قسم سبائیوں کی ہے جو عبداللہ بن سبا کے پیروکار ہیں، وہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فوت نہیں ہوئے اور بے شک وہ قیامت سے پہلے دنیا واپس آئیں گے۔۔۔۔ (مقالات الاسلامیین ص86)

حافظ ذہبی نے عبداللہ بن سبا کے بارے میں لکھا ہے کہ :

"من غلاة الزنادقة، ضال مضل"

"وہ غالی زندیقوں میں سے (اور) ضال مضل تھا۔ (میزان الاعتدال 2/426)

اہل سنت کا عبداللہ بن سبا کے وجود پر اجماع ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

شیعہ فرقہ کے نزدیک بھی عبداللہ بن سبا کا وجود ثابت ہے جس کی دس (10) دلیلیں پیش خدمت ہیں :

1۔ امام ابو عبداللہ (جعفر بن محمد بن علی الصادق) رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا:

"لعن اللہ عبدَاللہ بن سبأ، إنہ ادعی الربوبیۃ فی أمیر المؤمنین علیہ السلام، وکان واللہ أمیرُ المؤمنین علیہ السلام عبداً للہ طائعاً، الویل لمن کذب علینا, وإن قوماً یقولون فینا ما لا نقولہ فی أنفسنا، نبرأ إلی اللہ منھم، نبرأ إلی اللہ منھم"

"عبداللہ بن سبا پر اللہ لعنت کرے اُس نے امیر المومنین (علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے بارے میں ربوبیت (رب ہونے) کا دعویٰ کیا، اللہ کی قسم! امیر المومنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تو اللہ کے طاعت شعار بندے تھے، تباہی ہے اس کے لیے جو ہم پر جھوٹ بولتا ہے، بے شک ایک قوم ہمارے بارے میں ایسی باتیں کرے گی جو ہم اپنے بارے میں نہیں کرتے، ہم ان سے بری ہیں ہم ان سے بری ہیں۔ (رجال کشی ص 107، روایت نمبر 172)

اس روایت کی سند ہمیشہ اسماء الرجال کی رُو سے صحیح ہے۔ محمد بن قولویہ القمی، سعد بن عبداللہ بن ابی خلف القمی، یعقوب بن یزید، محمد بن عیسیٰ بن عبید، علی بن مہزیار، فضالہ بن ایوب الازدی اور ابان بن عثمان یہ سب راوی شیعوں کے نزدیک ثقہ ہیں۔ دیکھئے مامقانی کی تنقیح المقال (جلد اول)

2۔ ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ میں نے ابو عبداللہ کو اپنے شاگردوں کے سامنے عبداللہ بن سبا اور امیر المومنین علی بن ابی طالب کے بارے میں اس کے دعوی ربوبیت کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا: اس نے جب یہ دعویٰ کیا تو امیر المومنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے اس سے توبہ کرنے کا مطالبہ کیا، اس نے انکار کر دیا تو انھوں نے اُسے آگ میں جلا دیا۔ (رجال کشی ص 107، روایت: 171، وسندہ صحیح عند الشیعہ)

اس روایت کی سند بھی شیعہ اصول کی رو سے صحیح ہے۔

3۔ اسماء الرجال میں شیعوں کے امام کشی نے لکھا ہے:

"وذکر بعض أہل العلم أن عبد اللہ بن سبأ کان یہودیا فأسلم، ووالی علیا علیہ السلام، وکان یقول وہو علی یہودیتہ فی یوشع بن نون وصی موسی بالغلو، فقال فی إسلامہ بعد وفاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی علی مثل ذلک، وکان أول من أشہر القول بفرض إمامۃ علی، وأظہر البراءۃ من أعدائہ وکاشف مخالفیہ، وکفرہم، ومن ہنا قال من خالف الشیعۃ، إن التشیع، والرفض، مأخوذ من الیہودیۃ"

"بعض اہل علم نے ذکر کیا ہے کہ عبداللہ بن سبا یہودی تھا پھر اسلام لے آیا اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے والہانہ محبت کی وہ یہودیت میں غلو کرتے ہوئے یوشع بن نون کے بارے میں کہتا تھا: وہ موسیٰ علیہ السلام کے وصی تھے، پھر مسلمان ہونے کے بعد وہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں اس طرح کہنے لگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ وصی ہیں۔

سب سے پہلے علی کی امامت کی فرضیت والا قول اُسی نے مشہور کیا اور آپ کے دشمنوں سے براءت کا اظہار کیا، آپ کے مخالفین سے کھلم کھلا دشمنی کی اور انھیں کافر کہا، اس وجہ سے جو لوگ شیعوں کے مخالف ہیں وہ کہتے ہیں: شیعوں اور رافضیوں کی اصل یہودیت میں سے ہے۔ (رجال کشی ص 109، 108)

4۔ شیعوں کے ایک مشہور امام ابو محمد حسن بن موسیٰ النوبختی نے لکھا ہے:

"وحکی جماعۃ من أہل العلم من أصحاب علی علیہ السلام، إن عبد اللہ بن سبأ کان یہودیا فأسلم، ووالی علیا علیہ السلام، وکان یقول وہو علی یہودیتہ فی یوشع بن نون بعد موسی علیہ السلام بہذہ المقالۃ، فقال فی إسلامہ بعد وفاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی علی علیہ السلام بمثل ذلک، وہو أول من أشہر القول بفرض إمامۃ علی علیہ السلام، وأظہر البراءۃ من أعدائہ، وکاشف مخالفیہ، فمن ہناک قال من خالف الشیعۃ أن أصل الرفض مأخوذ من الیہودیۃ"

"علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگردوں (اور تبعین) میں سے علماء کی ایک جماعت نے ذکر کیا ہے کہ عبداللہ بن سبا یہودی تھا پھر اسلام لے آیا اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے والہانہ محبت کی، وہ اپنی یہودیت میں موسیٰ علیہ السلام کے بعد یوشع بن نون کے بارے میں ایسا کلام کرتا تھا پھر اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ایسی بات کہی، سب سے پہلے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امامت کی فرضیت کا قول اس نے مشہور کیا، اس نے آپ کے دشمنوں سے براءت کا اظہار کیا اور آپ کے مخالفین سے کھلم کھلا دشمنی کی، اس وجہ سے جو شیعہ کا مخالف ہے وہ کہتا ہے: رافضیوں کی اصل یہودیت سے نکالی گئی ہے۔ (فرق الشیعہ لنوبختی ص22)

تنبیہ:۔

یہ نسخہ سید محمد صادق آل بحر العلوم کی تصیح و تعلیق کے ساتھ مکتبہ مرتضویہ اور مطبعہ حیدریہ نجف (العراق) سے چھپا ہے۔

5۔ شیعوں کے ایک مشہور امام مامقانی نے اسماء الرجال کی کتاب میں لکھا ہے:

"<عبداللہ بن سبأ> غال ملعون حرقہ أمیر المؤمنین"

"عبداللہ بن سبا ملعون ہے، اسے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلا دیا تھا۔ (تنقیح المقال ج1 ص89 راوی نمبر 6872)

6۔ ابو جعفر محمد بن الحسن الطوسی (متوفی 460ھ) نے لکھا ہے:

"عبداللہ بن سبأ الذي رجع إلی الکفر وأظہر الغلو"

عبداللہ بن سبا جو کفر کی طرف لوٹ گیا اور غلو کا اظہار کیا۔ (رجال الطوسی ص51)

7۔ حسن بن علی بن داود الحلی نے کہا:

"عبداللہ بن سبأ رجع إلی الکفر وأظہر الغلو، کان یدعی النبوۃ وأن علیاً علیہ السلام ہو اللہ الخ"

عبداللہ بن سبا کفر کی طرف لوٹ گیا اور غلو کا اظہار کیا، وہ نبوت کا دعویٰ کرتا تھا اور یہ کہتا تھا کہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ ہیں۔ (کتاب الرجال ص254، الجزء الثانی)

8تا10: دیکھئے المقالات والفرق لسعد بن عبداللہ الاشعری القمی (ص21 بحوالہ الشیعۃ والتشیع للاستاذ احسان الٰہی ظہیر رحمۃ اللہ علیہ ص59)

قاموس الرجال للتستری (ج5 ص463 بحوالہ الشیعہ والتشیع)

معجم رجال الحدیث للخوئی (ج10 ص200 بحوالہ شیعت تصنیف ڈاکٹر محمد البنداری، مترجم اردو ص56)

خلاصۃ التحقیق:۔

معلوم ہوا کہ اہل سنت کی مستند کتابوں اور شیعہ اسماء الرجال کی رُو سے بھی عبداللہ بن سبا یہودی کا وجود حقیقت ہے جس میں کوئی شک نہیں لہذا بعض گمراہوں اور کذابین کا چودھویں پندرھویں صدی ہجری میں ابن سبا کے وجود کا انکار کر دینا بے دلیل اور جھوٹ ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔

وما علینا الا البلاغ (11 جون 2008ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاوی علمیہ](#)

جلد1۔کتاب العقائد۔صفحہ153

محدث فتویٰ